حضور ﷺ کو نثر و نظم وغیرہ میں نامِ پاک (یا محمد) سے پکارنا کب درست ہے اور کب نہیں؟

دارُالافتاءاھلسنّت (دعوتِ اسلامی)
Darul Ifta AhleSunnat

ریفرنس نمبر:HAB-0696 تاریخ:17-12-2025

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو نثر و نظم میں نام پاک سے پکارنا کیسا ہے؟ پوچھنے کی وجہ یہ ہے کہ دلائل الخیرات شریف میں الحزب الرابع فی یوم الخمیس ہے، جس میں ایک درود پاک ایسا ہے، جس کو تین بار دہرانا ہوتا ہے، لیکن اس میں حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نام پاک سے ندا کی گئی ہے۔ الفاظ کچھ یوں ہیں:"اللھم صل علی سیدنا محمد صلوٰۃ تکرم بھا مثواہ و تشرف بھا عقبہ و تبلغ بھا یوم القیمۃ مناہ و رضاہ، ھذہ الصلوٰۃ تعظیما لحقك یا سیدنا محمدا" تو کیا اس درود پاک کو نام پاک کی ندا کے ساتھ پڑھ سکتے ہیں؟ یا اس میں تبدیلی کرنا ہوگی؟ نیز وہ تبدیلی کیا ہونی چاہئے؟ وہ بھی ارشاد فرمادیں۔

یونہی بعض نعتوں میں حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے نام نامی کے ساتھ ندا ہوتی ہے، جیسے یا محمد نور مجسم، دیکھنے کو یا محمد، وغیرہ تو ایسے اشعار پڑھ سکتے ہیں یا نہیں؟ یا ان میں بھی تبدیلی کرنا ہوگی؟

میں نے ایک عالم صاحب کا بیان سنا جس میں انہوں نے فرمایا کہ نعتیہ اشعار میں یا محمد کہنا جائز ہے کہ یہاں مقام نعت و ثنا ہونے کی وجہ سے عامیانہ انداز باقی نہیں ہے، جبکہ ایک دوسرے عالم صاحب سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ یا محمد نور مجسم، یونہی دیکھنے کو یا محمد، وغیرہ کلام پڑھنا جائز نہیں ہے کہ نام پاک سے پکارنا بہر صورت ناجائز و گناہ ہے۔

برائے مہربانی ان تمام باتوں کو مد نظر رکھ کر تشفی بخش جواب عطا فرمائیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ

والسلام کو نام پاک سے پکارنا کب ممنوع ہے اور کب نہیں؟

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

افضل الانبیاء، سیّد الرسل، حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مراتبِ علیا اور شانِ رفیع کی تعظیم و تکریم کو شریعتِ مطہرہ نے پورے کمال کے ساتھ ملحوظ رکھا ہے، اس لیے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم و توقیر ایمان کی جان اور اسلام کی روح ہے۔ اسی بنا پر ہر موقع پر ادب و احترام کو ترجیح دی گئی، اور ہر معاملے میں تمام مخلوقات پر حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی فوقیت اور امتیاز کو برقرار رکھا گیا، چنانچہ خطاب و ندا کے موقع پر بھی اس امتیاز کو قائم رکھا گیا کہ جس طرح لوگ آپس میں ایک دوسرے کو محض نام لے کر پکارتے ہیں، **ویسے حضور سیدِ عالم** صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم **کو صرف نام مبارک سے پکارنا، جائز نہیں، کیونکہ صرف نام سے پکارنا ایک عامیانہ انداز ہے، جو تعظیم و تکریم کے خلاف ہے، اب چاہے اس طرح پکارنا نثر میں ہو یا نظم میں، سب کا یہی حکم ہے۔**

ہاں! اگر حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو نظم و نثر میں نام پاک سے اس طرح ندا کی جائے کہ ساتھ میں چند تعظیم و تکریم والے کلمات بھی ہوں، جس سے پکارنے کا عامیانہ انداز باقی نہ رہے، تو اس میں کوئی حرج نہیں کہ اب یہ نہ تعظیم کے خلاف ہے، نہ ہی یہاں حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا امتیاز مفقود ہے، جیسے یوں ندا کرنا "یا محمد رسول اللہ" یہ جائز ہے کہ یہاں لفظ "رسول اللہ" قرینہ تعظیم موجود ہے۔ **الغرض نام پاک سے جو ندا ممنوع ہے، وہ اس وقت ہے جب بے قرینہ تعظیم ہو، اگر وہاں قرینہ تعظیم الفاظ میں موجود ہو، تو اس ندا میں کوئی حرج نہیں۔** خیال رہے کہ الفاظ میں قرینہ تعظیم ہونے کی قید اس وجہ سے لگائی ہے کہ مقام کا تعظیم والا ہونا مفید نہیں، جیسے درود پاک مقام تعظیم ہے اور خاص مقام امتیاز ہے، لیکن اس کے باوجود علمائے کرام نے صلی اللہ علیك یا محمد کہنا ممنوع قرار دیا کہ لفظ یا محمد کے ساتھ الفاظ میں قرینہ تعظیم موجود نہیں۔

اب صورت مسئولہ کا جواب یہ ہے کہ دلائل الخیرات شریف کے حزب رابع والے درود پاک میں جو یا سیدنا محمدا کہہ کر ندا کی گئی ہے، یہ بالکل جائز ہے، اس کو بعینہ اسی طرح پڑھا جاسکتا ہے، کیونکہ یہاں محض نام پاک سے ندا نہیں ہے، جو ممنوع و خلاف تعظیم ہے، بلکہ ساتھ میں قرینہ تعظیم لفظ "سیدنا" موجود ہے۔ یونہی یا محمد نور مجسم کہنا بھی جائز ہے، کہ یہاں بھی قرینہ تعظیم لفظ "نور مجسم" موجود ہے، ہاں! سوال میں ذکر کردہ یہ جو مصرع ہے "دیکھنے کو یا محمد" یہ درست نہیں، کیونکہ یہاں صرف نام پاک سے ندا ہے اور الفاظ میں کوئی قرینہ تعظیم موجود نہیں ہے، لہٰذا اس طرح پڑھنے کی اجازت نہیں، اس میں مناسب تبدیلی کرنا ہوگی، جیسے یا محمد کی جگہ یا ممجد / یا حبیبی وغیرہ کوئی لفظ پڑھ لیا جائے۔

مسئلہ کے جزئیات و دلائل ملاحظہ ہوں:

"یا محمد" کہہ کر پکارنے کی ممانعت سے متعلق قرآن پاک میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:﴿لَا تَجۡعَلُوۡا دُعَآءَ الرَّسُوۡلِ بَیۡنَکُمۡ کَدُعَآءِ بَعۡضِکُمۡ بَعۡضًا﴾ ترجمہ کنز العرفان:"(اے لوگو!) رسول کے پکارنے کو آپس میں ایسا نہ بنالو، جیسے تم میں سے کوئی دوسرے کو پکارتا ہے۔"

(القرآن، پارہ 18، سورۃ النور، آیت 63)

اس آیت کے تحت تفسیر خازن میں ہے:"معناه لا تدعوه باسمه، كما يدعو بعضكم بعضا يا محمد يا عبد الله، ولكن قولوا يا نبيّ الله يا رسول الله في لين وتواضع "ترجمہ: آیت کا معنی یہ ہے کہ تم حضور علیہ الصلوۃ والسلام کو ان کے نام سے نہ پکارو، جیسے تم میں سے کوئی کسی کو نام کے ساتھ پکارتے ہوئے کہتا ہے یا محمد، یا عبد اللہ، لیکن تم انہیں نرمی اور عاجزی سے یا نبی اللہ، یارسول اللہ کہہ کر پکارو۔

(تفسیر الخازن، جلد 3، صفحہ 307، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

المعتقد مع المعتمد اور فتاوی رضویہ میں ہے، واللفظ للرضوية:"علماء تصریح فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو نام لے کر ندا کرنی حرام ہے، بلکہ امام زین الدین مراغی وغیرہ محققین نے فرمایا: اگر یہ لفظ کسی دعا میں وارد ہو جو خود نبی صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ نے تعلیم

فرمائی (ہو) جیسے دعائے "یَا مُحَمَّدُ اِنِّی تَوَجَّھْتُ بِكَ اِلٰی رَبِّیْ"۔ تاہم اس کی جگہ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ، یَا نَبِیَّ اللّٰہ (کہنا) چاہیے، حالانکہ الفاظِ دعا میں حتی الوسع تغییر نہیں کی جاتی ۔۔۔ یہ مسئلہ مہمہ جس سے اکثر اہل زمانہ غافل ہیں، نہایت واجب الحفظ ہے۔"

(فتاوی رضویہ، جلد30، صفحہ158، 156، رضافاؤنڈیشن، لاھور)

(المعتقد مع المعتمد المستند، ص139، المجمع الاسلامی)

مقامِ تعظیم و امتیاز میں بھی صرف نام محمد سے ندا کی اجازت نہیں، فتاوی حافظ ملت میں ہے:

"یعنی حضور کو نام لے کر نہ پکارو، بلکہ کمال ادب سے آپ کے اوصاف کے ساتھ یاد کرو یا نبی اللہ یا رسول اللہ کہو، تاکہ پورا امتیاز باقی رہے، صلی اللہ علیك یا محمد میں اگرچہ درود شریف کی وجہ سے امتیاز ہے لیکن حضور کے نام کے ساتھ ندا ہے جس کی ممانعت آیت و تفسیر سے ظاہر ہو چکی۔ لہذا درود شریف بصیغۂ خطاب میں صلی اللہ علیك یا رسول اللہ پڑھنا چاہیے۔"

(فتاوی حافظ ملت، ج01، ص7، مجلس فقهی)

فتاوی شارح بخاری میں ہے: "یہ درود شریف کا صیغہ صلی اللہ علیك یا محمد قابل اعتراض ہے، نام نامی لے کر پکارنا، جائز نہیں۔" (فتاوی شارح بخاری، ج01، ص290، دار اھلسنت)

خاص نعتیہ اشعار میں نام پاک سے ندا کے متعلق تفسیر صراط الجنان میں ہے: "نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو "یا محمد" کہہ کر پکارنے کی اجازت نہیں۔ لہٰذا اگر کسی نعت وغیرہ میں اس طرح لکھا ہوا ملے، تو اسے تبدیل کر دینا چاہیے۔"

(تفسیر صراط الجنان، ج06، ص674، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

فتاوی شارح بخاری میں ایک شعر (یا محمد کرم ہو تمہارا ۔۔۔ لے لو سلام اب ہمارا) کے متعلق سوال کیا گیا، تو جواباً ارشاد فرمایا: "حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو نام لے کر پکارنا منع ہے۔ اس لئے اس سلام کا پہلا مصرعہ اس طرح پڑھنا جائز نہیں، نام نامی کی جگہ اور کوئی صیغہ تعظیم کے ساتھ اس کو بدل دیا جائے۔" (فتاوی شارح بخاری، ج01، ص288، دار اھلسنت)

تاج الشریعہ مفتی اختر رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن سے سوال کیا گیا کہ نعت شریف میں یا محمد کہنا کیسا ہے، جیسے اس مصرع میں ہے: **میرے لب پہ یا محمد یہی بات دائمی ہے**؟تو جواباًارشاد فرمایا:" صحیح یہ ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو مجرد نام سے پکارنا، ناجائز ہے۔"

(فتاوی تاج الشریعہ، ج01، ص262، شبیر برادرز)

اس ممانعت کی وجہ یہی ہے کہ محض نام سے پکارنا خلاف تعظیم ہے، جبکہ آیت مذکورہ میں حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے مقام رفیع کی وجہ سے مؤدبانہ خطاب کا حکم دیا گیا ہے، امام ابو العباس القرطبی علیہ الرحمۃ" المفہم" میں لکھتے ہیں:"لم یکن أحد من الصحابة یجترئ أن ینادیه باسمه؛ إذ الاسم لا توقیر بالنداء به"ترجمہ:صحابہ کرام میں سے کوئی بھی حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو نام سے پکارنے کی جرأت نہیں کرتا تھا، کیونکہ صرف نام سے پکارنے میں تعظیم وتوقیر مفقود ہے۔

(المفہم لما اشکل من تلخیص کتاب مسلم، ج05، ص456، دار ابن کثیر)

امام ابن حجر ہیتمی شافعی علیہ الرحمۃ "الدر المنضود" میں لکھتے ہیں:"قد صرح أئمتنا بحرمة ذلك(ای ندائه صلی اللہ علیه وسلم باسمه)؛ لما فیه من ترك التعظیم۔۔قوله تعالی: لا تجعلوا دعاء الرسول بینکم کدعاء بعضکم بعضا۔۔ وإنما ینادی بنحو: (یا نبي الله)وقال قتادة: (أمر الله سبحانه وتعالی أن یهاب نبیه صلی الله علیه وسلم، وأن یبجل، وأن یعظم، وأن یسود)وقال مالك عن زید بن أسلم: (أمرهم أن یشرفوه) "ترجمہ: ہمارے ائمہ نے واضح طور پر اس بات کی حرمت بیان فرمائی ہے یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو نام لے کر پکارنے کی حرمت، کیونکہ اس میں تعظیم چھوڑنے کا پہلو پایا جاتا ہے۔اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: تم رسول کے پکارنے کو اپنے آپس کے پکارنے جیسا نہ بناؤ، بلکہ یوں کہا جائے گا یا نبیَّ اللہ، یا رسولَ اللہ وغیرہ۔ قتادہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ اس کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ہیبت رکھی جائے، ان کی تعظیم کی جائے، ان کی توقیر کی جائے اور انہیں سردار اور آقا مانا جائے اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے زید بن اسلم علیہ الرحمۃ سے روایت کیا: اللہ تعالیٰ نے ان کو حکم دیا کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بلند مرتبہ اور شرف والا سمجھیں۔

(الدر المنضود في الصلاة والسلام علی صاحب المقام المحمود، ص227، دار المنهاج، جدة)

چونکہ ممانعت کی علت خلاف تعظیم ہونا ہے، اس لئے تفاسیر وغیرہ میں خاص نام سے پکارنے کی ممانعت کا محل یہی متعین کیا گیا کہ ساتھ میں نبوت و رسالت یا دیگر اوصافِ کمال کا ذکر نہ ہو، چنانچہ درج الدرر فی تفسیر الآی و السور للعلامۃ عبد القاھر الجرجانی المتوفی 471ھ میں ہے: ﴿لَا تَجۡعَلُوۡا دُعَآءَ الرَّسُوۡلِ بَیۡنَکُمۡ کَدُعَآءِ بَعۡضِکُمۡ بَعۡضًا﴾ قیل: ھو التصریح بمجرد اسمه <u>من غیر ذکر الرسالة والنبوة</u>" ترجمہ: تم رسول کے پکارنے کو اپنے آپس کے پکارنے جیسانہ بناؤ، کہا گیا ہے کہ اس سے مراد یہ ہے کہ حضور علیہ الصلوۃ و السلام کو آپ کے رسالت و نبوت وغیرہ اوصاف کے بغیر محض نام سے پکارا جائے۔

(درج الدرر فی تفسیر الآی والسور، ج03، ص1300، الناشر مجلة الحکمه، بریطانیا)

تفسیر صاوی میں ہے: "واستفید من الآیة أنه لا یجوز نداء النبی <u>بغیر مایفید التعظیم</u> لا فی حیاته ولا بعد وفاته" ترجمہ: اس آیت سے معلوم ہوا کہ تاجدارِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کی ظاہری حیاتِ طیبہ میں اور وصالِ ظاہری کے بعد بھی انہیں ایسے الفاظ کے ساتھ نِدا کرنا، جائز نہیں جن میں ادب و تعظیم نہ ہو۔

(حاشیة الصاوی، ج03، ص54، مطبع دارالکتب العلمیه، بیروت)

فتاوٰی شارح بخاری میں ندائے یا محمد کی ممانعت کے متعلق ہے: "حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسم ذات کے ساتھ ندا کرنا، جائز نہیں، نام یا کنیت یا ایسے خطاب جو تعظیم پر دلالت نہیں کرتے جیسے عبد اللہ وغیرہ کے ساتھ ندا کی ممانعت کا حاصل صرف یہ ہے کہ پکارتے وقت حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت و جلال کا خیال رہے، جس لفظ سے پکارو وہ عظمت پر دلالت کرے، اس سے توقیر شان ظاہر ہو۔"

(فتاوی شارح بخاری، ج01، ص291، دار اھل سنت)

لہٰذا اگر نام کے ساتھ القاب و تعظیم والے کلمات موجود ہوں، تو اب حضور علیہ الصلوۃ والسلام کو نام سے پکارنے میں حرج نہیں کہ اب یہ **مجرد نام سے پکارنا نہیں جو خلاف تعظیم ہے**، فتاوٰی تاج الشریعہ میں سوال کیا گیا کہ آقا کریم علیہ الصلوۃ والسلام کو (یا محمد رسول اللہ) کہہ کر پکارنا کیسا ہے؟"

تو جواباً تاج الشریعہ علیہ الرحمۃ نے ارشاد فرمایا: "حضور علیہ الصلوۃ والسلام کو خالی نام سے

بے قرینہ تعظیم یاد کرنا منع ہے، لہٰذا یا محمد کہنا ناجائز ہے کہ خالی نام سے ندا ہے، جو قرینہ تعظیم سے خالی ہے اور **یا محمد رسول اللہ** کہنا روا کہ تعظیم کا قرینہ موجود۔"

(فتاوی تاج الشریعہ، ج04، ص324، شبیر برادرز)

اسی میں ایک دوسرے مقام پر ہے: "فی الواقع صحیح مذہب پر حضور علیہ الصلوۃ و السلام کو محض نام اقدس کے ساتھ ندا کرنا ناجائز ہے، **اور اگر تعظیم و تبجیل کے کلمات سے مقرون ہے، تو بے شک جائز ہے کہ حضور کو ادب و تعظیم کے ساتھ نام لے کر پکارا جائے۔ ناجائز تو یہ ہے کہ بے اظہار تعظیم محض نام اقدس سے ندا کریں،** کما صرح بہ فی الفتاوی الخیریۃ۔"

(فتاوی تاج الشریعہ، ج09، ص45، شبیر برادرز)

اس جزئیہ میں فتاوی خیریہ سے مراد غالباً مشہور شافعی فقیہ حضرت علامہ شہاب الدین احمد بن حمزہ رملی المتوفی 957ھ کے فتاوی ہیں، کیونکہ یہ مسئلہ ان کے فتاوٰی میں بعینہ اسی طرح موجود ہے۔ چنانچہ فتاوی رملی میں ہے: "(سئل) عن حرمة ندائه – صلى الله عليه وسلم - باسمه هل هي خاصة بزمنه أم عامة وإذا قلتم عامة فهل محلها إذا تجرد عن قرينة تقتضي التعظيم أما إذا وجدت قرينة تقتضيه فلا؟ (فأجاب) بأنها عامة ومحلها حيث لا يقترن به قرينة تقتضي التعظيم فإن وجدت كما في السؤال فلا وإطلاقهم محمول على عدم القرينة المذكورة" ترجمہ: ان سے یہ سوال کیا گیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو نام لے کر پکارنے کی حرمت کیا صرف آپ کے زمانے کے ساتھ خاص ہے یا عام ہے؟ اور اگر آپ کہیں کہ یہ حکم عام ہے، تو کیا یہ حرمت اس صورت میں ہے، جب نام لینے کے ساتھ تعظیم پر دلالت کرنے والا کوئی قرینہ موجود نہ ہو؟ اور اگر تعظیم پر دلالت کرنے والا کوئی قرینہ موجود ہو، تو پھر حرمت نہ ہوگی؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ یہ حکم عام ہے، اور اس کی حرمت اسی صورت میں ہے جب نام لینے کے ساتھ تعظیم پر دلالت کرنے والا کوئی قرینہ موجود نہ ہو۔ اور اگر تعظیم پر دلالت کرنے والا قرینہ موجود ہو، جیسا کہ سوال میں مذکور ہے، تو پھر حرمت نہیں۔ **اور اس مسئلے میں اہلِ علم کے مطلقاً منع کرنے کو بھی اسی صورت پر محمول کیا جائے گا، جہاں مذکورہ قرینہ موجود نہ ہو۔**

(فتاوی الرملی، ج03، ص148، الناشر: المکتبۃ الإسلامیہ)

یونہی شیخ الاسلام امام ابو یحیی زکریا انصاری علیہ الرحمۃ کی کتاب "اسنی المطالب فی روضۃ الطالب" پر امام مذکور شہاب الدین رملی شافعی علیہ الرحمۃ کا حاشیہ ہے، اس میں بھی آپ علیہ الرحمۃ نے یہی کلام مزید وضاحت کے ساتھ فرمایا ہے۔"حاشیۃ اسنی المطالب" میں قرینہ تعظیم موجود ہونے کی صورت میں جواز کو بیان کرکے اس کی علت کچھ یوں بیان کی:" إنهم عللوا تحريم ندائه المذكور بقوله تعالى: ﴿لَا تَجْعَلُوا دُعَاءَ الرَّسُولِ بَيْنَكُمْ كَدُعَاءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا﴾ وبما فيه من ترك تعظيمه و كل من العلتين منتف في مسألتنا والقاعدة أن الحكم يدور مع علته وجودا وعدما" ترجمہ: علماء نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس مذکورہ انداز یعنی نام سے پکارنے کی حرمت کی علت اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کو قرار دیا ہے: ﴿لَا تَجْعَلُوا دُعَاءَ الرَّسُولِ بَيْنَكُمْ كَدُعَاءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا﴾ اور اس بات کو بھی کہ اس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم چھوڑنا پایا جاتا ہے، جبکہ ہمارے اس مسئلے میں یہ دونوں علتیں موجود نہیں ہیں، اور اصول یہ ہے کہ حکم اپنی علت کے ساتھ وجوداً و عدماً گھومتا ہے (یعنی علت ہو تو حکم ہو گا، اور علت نہ ہو تو حکم بھی نہیں ہو گا)۔

(حاشیۃ اسنی المطالب فی روضۃ الطالب، ج03، ص104، دار الکتاب الاسلامی)

دلائل الخیرات شریف کی مشہور زمانہ شرح "مطالع المسرات" للامام محمد المہدی الفاسی المتوفی 1052ھ میں خاص اسی درود پاک کے متعلق ہے:"هذا نداء له صلى الله عليه وسلم باسمه مقرونا بالتعظيم" ترجمہ: یہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو نام پاک سے پکارنا تو ہے، لیکن تعظیم و تکریم کے کلمات کے ساتھ نہ کہ اس کے بغیر۔

(مطالع المسرات شرح دلائل الخیرات، ص306، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

شرفِ ملت علامہ عبد الحکیم شرف قادری علیہ الرحمۃ نے "مطالع المسرات" کا اردو زبان میں ترجمہ کیا ہے، اور اس پر ان کی کچھ تعلیقات بھی ہیں، ان کی اسی "مطالع المسرات" (مترجم) میں ہے: "یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ کے نام کے ساتھ ندا ہے، لیکن یہ ندا تعظیم کے ساتھ ہے۔ فاسی) حضرت شارح اس سوال کا جواب دے رہے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو نام لے کر ندا کرنا ممنوع ہے، جیسا کہ مفسرین نے آیت کریمہ:"﴿لَا تَجْعَلُوا دُعَاءَ الرَّسُولِ بَيْنَكُمْ كَدُعَاءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا﴾ (الآیۃ) کی تفسیر میں بیان کیا ہے، تو اس جگہ نام لے کر ندا کیوں کی گئی ہے؟ حضرت شارح نے فرمایا کہ اگر تعظیم و

تکریم کے ساتھ ندا کی جائے تو نام لے کر ندا کرنے میں حرج نہیں۔"

(مطالع المسرات مترجم، 522،521، نوریہ رضویہ پبلی کیشنز، لاھور)

صاحب تفسیر الجمل علی الجلالین حضرت علامہ سلیمان بن عمر شافعی المتوفی 1204ھ نے بھی دلائل الخیرات کی ایک شرح لکھی ہے، جس کا نام "المنح الإلهيات فی شرح دلائل الخيرات" ہے۔ اس میں آپ علیہ الرحمۃ نے بھی بعینہ وہی کلام فرمایا ہے، جو کہ اوپر علامہ فاسی علیہ الرحمۃ کے حوالے سے ذکر کر دیا گیا ہے۔ **(المنح الإلهيات فی شرح دلائل الخيرات، المخطوط، ص182)**

شیخ عبد المعطی بن سالم السملاوی الأزھری المصری کی "تفریج الکرب و المهمات" میں ہے: "هذا نداء لا باس به لكونه مقرون التعظيم فلا حرمة فيه ولا كراهة "ترجمہ: یہ ایک ایسی ندا ہے جس میں کوئی حرج نہیں، کیونکہ یہ تعظیم و تکریم سے مزین ہے، تو اس میں کوئی حرمت و کراہت نہیں۔

(تفریج الکرب والمهمات بشرح دلائل الخيرات، المخطوط، ص156)

شرح دلائل الخیرات للعلامۃ الشیخ عبد المجید الشرنوبی الازھری میں ہے: "و قد حكى عن الشيخ السنوسى ان المرة من هذه الصلاة تعدل الفا و آخرها يا محمد و لا باس بهذا النداء فانه مقرون بالتعظيم "ترجمہ: اور شیخ سنوسی علیہ الرحمۃ سے حکایت کیا گیا ہے کہ اس درود کو ایک بار پڑھنا ایک ہزار درود پاک پڑھنے کے برابر ہے اور اس درود پاک کے آخر میں لفظ یا محمد ہے اور اس ندا میں کوئی حرج نہیں کہ یہاں یہ ندا تعظیمی کلمات سے مقرون ہے۔

(شرح دلائل الخيرات للشرنوبی، ص39، مكتبة الآداب)

واللہ اعلم عزوجل **و رسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــہ

مفتی محمد قاسم عطاری

25 جمادی الاخری 1447ھ/17 دسمبر 2025ء

نوٹ: دار الافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.fatwaqa.com کے ذریعے کی جا سکتی ہے